



## سوال

(180) مرحوم کے ورثاء میں دو بیٹے اور بیٹیاں پر مزید ایک بیٹے کا فوت ہو جانا

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ میں کہ ایک شخص حکیم نامی فوت ہو گیا جس نے ورثاء میں سے دو بیٹے حاجی مٹھو اور حاجی میو اور دو بیٹیاں مسما ت بھراں اور بیٹنا اور چھوڑے اس کے بعد حاجی مٹھو فوت ہو گیا جس نے ورثاء میں سے دو بیٹے حاجی حسین اور دو سر اگونگ نامی تھا اور آٹھ بیٹیاں چھوڑیں اس کے بعد حاجی میو فوت ہو گیا جس نے ورثاء میں سے ایک بیوی اور دو بیٹے چھوڑے۔ چوبیس محمدی کے مطابق بتائیں ہر ایک کو کتنا حصہ ملے گا۔

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

معلوم ہونا چاہیے کہ سب سے پہلے میت کی ملکیت سے کفن و دفن کا خرچہ پورا کیا جائے گا اس کے بعد اگر قرضہ ہے تو اس کو پورا کیا جائے گا پھر اگر وصیت ہے تو اس کو ٹلٹ مال سے ادا کیا جائے گا۔ پھر مقتولہ خواہ غیر مقتولہ کو ایک روپیہ قرار دے کر اس کے ورثاء میں اس طرح تقسیم کی جائے گی۔

ورثاء: بیٹا مٹھو بیٹا میو بیٹا بھراں بیٹی بیٹنا اور

5 آنہ 4 پائی 5 آنہ 4 پائی 2 آنہ 8 پائی 2 آنہ 8 پائی

اس کے بعد حاجی مٹھو فوت ہو گیا جس کی کل ملکیت کو ایک روپیہ قرار دیا گیا۔

ورثاء: 2 بیٹے۔ 2 آنہ 8 پائی ہر ایک کو۔ اور آٹھ بیٹیاں۔ 10 آنہ پائی مشترکہ اس کے بعد میو دخان فوت ہو گیا جس کی کل ملکیت کو ایک روپیہ قرار دیا گیا۔

ورثاء: ایک بیوی دو بیٹے

4 آنہ 12 آنہ مشترکہ

جدید اعشاریہ فیصد تقسیم

میت عبدالحکیم کل ملکیت 100



2 بیٹے 66.66 فی کس 33.33

2 بیٹیاں 33.34 فی کس 16.67

میت حاجی مٹھو کل ملکیت 33.33

2 بیٹے 11.11 فی کس 5.555

8 بیٹیاں 22.22 فی کس 2.777

میت حاجی میود کل ملکیت 33.33

1 بیوی 4/1 8.33

2 بھتیجے عصبہ 25 فی کس 12.5

حداما عنذی والتدا علم بالصواب

## فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 580

محدث فتویٰ